
REGISTERED NO. A.760
OUDH PUNCH
LUCKNOW 1928 WEEKLY
कीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २

مینیجر کی نہایت ضروری عرض

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر بہ غیر صورت سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ فالخیر شاملسلامت۔ بہرحال ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ معلوم ہوا کہ نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف مصلحت ہے۔

(۶) ہم گارنٹی نہیں کر سکتے کہ ڈاک کے صاحب لوگ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گم ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ ہر نمبر کی اشاعت کے عقب میں پانچ چار خطوط بنام مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روبرو خانہ نیاز مند ضرور نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ گم ہونے کی عادت ہے لیکن اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب دلا آزردیانہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

٭ لطف جیرہ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے مفصل اشتہار صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان کی چٹھی میں ملاحظہ ہو۔

[illegible]

جلد ۱۲ نمبر ۱۴

مضامین

۱۵ اپریل ۱۹۲۹ء

عطوفت نامہ رونق آرا بیگم
بجواب نصیحت نامہ امداد علی

اب تم میں کیا کہہ رہی تھی؟ اے وہی گھڑی
آزاد بہو کا ذکر تھا۔ معلوم ہی نہیں چاہتی تھیں کہ
چھوٹی نند کو اپنے ساتھ لیے لیے پھریں۔ عشق ہوا
کہ حتیٰ اس بات پہ میاں بی بی میں خوب جنگ ہی
ہو آئی تھیں کہ تم نے پہلے سے اپنے میاں کے
طور طریقے مجھے کیوں نہ بتائے جو میں تمہارا ساتھ
نہ دیتی۔ یہ کہتے تھے کہ ہندوستان کا پردہ تمام دنیا
کو معلوم ہے کوئی اچھا نہیں۔ تم پڑھی لکھی ہو
واپس ہو۔ اخبار دیکھتی ہو کیا تم نہیں تھیں۔ آخر
اسی دن سے حق جھگڑا لگا۔ میاں کہتے دن
تو بی بی کہتیں رات۔ رنڈوا گھر نہ آنا [illegible] بی بی
کے کترے اڑا تار [illegible] جھگڑے کے گالی دی
دے نوالش [illegible] ارے نوالشوں کے
میاں کو [illegible] نکال دیا۔ [illegible] گئی کہ [illegible]
حضرت گنج میں آراستہ ہوئی۔ [illegible]
[illegible] دوستوں کی [illegible]
پھر وقت بھی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]
غریب اپنے بچے کی صورت دیکھنے کو ترس گئی۔ وہ
بیچارا آنے کا قصد بھی کرتا تو آزاد بہو کہتیں تم
اپنے جاہل غیر مہذب ماں باپ سے مل کے میری
توہین کرتے ہو۔ صاحبزادے کبھی نہ آتے مگر کیا
کرتے مجبور تھے۔ [illegible] ایک [illegible]
[illegible]
[illegible] تیسرے [illegible]
[illegible] کی فرصت کہاں [illegible]

تو ہر وقت بی آزاد بہو کھنچی رہتیں۔ جب فاقوں کی
نوبت آئی قرض میں بال بال بندھ گیا تو بوڑھی
ماں یاد آئی۔ آئے اور بیٹھتے ہی روپیہ کا سوال
پیش کر دیا۔ ماں کو صورت سے نفرت ہو گئی تھی وہ
بات نہ کرتے تھے گو کہ [illegible] پانچ ہزار
روپے میرے پاس تھے وہ میں نے وضع کر کے
دے دیے اور بیٹا [illegible] سے سمجھاتی بجھاتی رہی
کہ میاں صاحبزادے اپنے حواس درست کرو پندرہ
بیس ہزار روپیہ تمہاری کمائی [illegible]
دل میں آس تھی کہ [illegible]
دو ہو گا۔ چار پانچ سو روپیہ مہینے تم خود کماؤ گے۔
تم وہاں سے آئے لنگروں کے [illegible] تم ہی اپنی
ماں اور باپ کے وارث نہیں ہو آخر جوان جہان
بہنیں ہیں ان کی شادی بیاہ کا سامان کرنا ہے۔
پھر [illegible] سوتیلی ماں بھی ہیں۔ دو سال کے بچے
[illegible] ہیں ان کا خرچ بھی تمہارے باپ
کو اٹھانا پڑتا ہے [illegible]
باپ تمہارے [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]
اولاد [illegible] نہیں [illegible] آئندہ
ایک کوڑی نہ دوں گا۔ [illegible] تمہارے
گھرانے بھر میں کسی نے [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کون [illegible]؟ [illegible]
[illegible]
[illegible] دیکھیں [illegible]
ہوں آپ [illegible] رہی ہیں آپ کو
میری ذاتیات میں دخل دینے کا حق نہیں اگر
آئندہ آپ نے کوئی ایسا لفظ [illegible] کرنے کے
ذریعے اپنے حقوق انسانیت کی حفاظت کرنے میں
تامل نہ کروں گا۔

[illegible] صاحب آگ ہو گئے [illegible]
اس آزادی میں صاحبزادے اپنی ماں کی چوٹی
پکڑ کے [illegible] دینے کی دھمکی دیتے ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]

ادھر آزاد بہو نے پیٹ سے پاؤں نکالے مگر [illegible]
[illegible] مگر [illegible] میاں
کے دوست [illegible] بی بی کے [illegible]
[illegible]
تھا کہ ایک خاندان [illegible] آدم کے ساتھ
[illegible] خرچ [illegible]
ہے۔ اب ذرا سنیے کہ آزادی پھر آزادی ہے ایک
دن صاحبزادے جو اپنی بی بی کی [illegible]
چلے گئے تو وہاں [illegible]
اور کوئی [illegible] آزاد [illegible] آزادی کے
ساتھ [illegible]
دونوں کی آنکھ کھلی۔ ہندوستانی [illegible] ہے
یہ آزادی صاحبزادے کے دل میں [illegible] ابھی کچھ
[illegible]
صاحبزادے [illegible] آزادی [illegible]
کی [illegible] آزادی کا [illegible]
لے۔ مگر [illegible] آزاد بہو کی [illegible] جب
[illegible] آزادی کا [illegible]
[illegible]
طرح کی [illegible] آزادی کے خلاف ہے
[illegible] پانچ [illegible]
[illegible] آزادی کے جہیز کے سامان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] گیا۔ میرا خیال
ہے کہ یہ شخص [illegible] پاگل ہو گیا۔ [illegible] صاحب
کی [illegible] آزادی کی حفاظت کے لیے پولیس کا
[illegible] صاحبزادے [illegible] ڈاکٹر کے پاس
اگر [illegible] آزاد
نے [illegible] کیا تھا [illegible] قریب [illegible]
[illegible]
[illegible]

سامنی نام سے داخل کرنے کی عرض سے عبرانی دی۔ ولایت تک سکنڈ کلاس کا پورا خرچ اٹھا کر یہ آزادی جہاں کی ہاتھ آ گئی وہیں ہو جانے تب صاحب بہادر کی جان بھی مگر مارتی ایسی بجلیاں گریں کہ وحشت ہو گئی۔ سبھیں آپا (یعنی اچھا جلیبا) کے سفر علی کا طریقہ ہے کہ ان کے قریب رہتے ہیں جو کچھ لاتا ہے اسکا دودھ بھی پانی اوس کی بنی ہیں۔ جہاں پیر سے پیچھے سے خون کی بوندیں ٹپکتی ہیں۔ احساس ناز نعمت سے پالا پوسا گیا۔ کبھی جھل کی جھڑی چھوٹی مشروبوں کا کھانا پیا ہوا کہ آنکھ کی ٹھوکریں کھائیں۔ بھیجی بچولی پیو ندزدہ پتلون اور گھر نس کی کھال کی ٹوپی پہن کے بلبلی صاحب بنا پھرتی اسقدر معروف ہو کے گھر میں آتے اور مردہ آدمیوں کی طرح رہنے کا نام نہیں لیتے۔

لاٹ صاحب: میں نے پڑا کتابوں میں آزادی کے معنی تلاش کیے تو معلوم ہوا کہ انسانی آزادی کی متعلق تعریف چند لفظوں میں ناممکن ہے۔ اسکے لیے کوئی ضابطہ بھی مقرر نہیں جس طریقے سے کسی مقام کے رہنے والے خوش و خرم رہ سکیں وہی آزادی ہے۔ مسندہ ہار جس چیز کا نام آزادی ہے اگر تم ریاستوں کو ایسی ہی آزادی کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہو تو میں کبھی چاہوں کہ کی شامت آ گئی اور سلیح کی چند سے آزادی کی ٹھوکریں پڑیں گی جس طرح کہ میرے بچے پہ آزاد ہیرے کے بیٹوں۔ وہ بچوں گی کہ دی ہیں تکالے۔ کیسرو کی پہیلی ہے ؎

کسی کے منہ سے نکلی بات

(مصرعہ ہو یا سریات)

جہاں دن رات کا سنجوگ آج تک کبھی ہوا؟ جب دن ہوتا ہے تو رات نہیں ہوتی جب رات آتی ہے تو دن غائب ہو جاتا ہے ریاستیں اگر کیسرو کا پہل ہو جائیں تو خاص دونوں ایک جگہ جمع ہو سکیں۔ ریاستوں کے اکثر لوگ ولایت سے آزادی مانگتے ہیں۔ مگر یہی آزادی آزادی پکارتے جو منطق کی رو سے آزادی وہی آزادی ہو سکتی ہے جو دو جیت ہیں پیدا ہوئی۔ ہندوستان اور ولایت کے نیا [illegible]

دن اور رات کا فرق ہے لہٰذا چاہیے کہ تم یہ خیال کرنا ٹھیک نہیں صاف صاف کہہ دو کہ ایسی آزادی کے استقبال کی تیاریاں پہلے سے کی جائیں ہوا کیا نتیجہ ہوگا کہ ایسی آزادی آنے پہلی ہی چھ سے ہاتھ نکل گئیں۔ اور اچھے بچے بزرگوں کا چھن چکا کے جہاں سے آئی تھیں وہیں سدھار گئیں یعنی تو جند وستانی رہنے کی حالت میں آزادی درکار ہے وہ آزادی جب تک ہم پیا ماحت اور دست لانا کا سے آزاد نہوں پیدا نہیں ہو سکتی۔ جیسا آزادی کا طریقہ ماہرجانوں کی بنا کی ہوئی تھیجے ہیں ایک لطیف منطق اور شاعرانہ اشارہ کرتی ہوں مثلا ابوبکر محمد بن ہاشم خالدی نے سیف الدولہ کی شان میں ایک قصیدہ کہا جس کا ایک مطلع مجھ کو بہت اچھا لگا ہے ؎

فوجہ کلہ قمر

وسائرجیمہ اسد

(منہ تو بالکل چاند ہے۔ اور دل بجز شیر کے ہیں) میر صاحب یہ شعر پڑھتے تھے اور بعض ان حال کے نقاشوں کی طرح جنکی ماں صرف ہے اور باپ کو اپنی تعریف پر جھومتے تھے رہتے ہیں شیلی خاموش رہا۔ ممدوح کی تعریف کا اثر دل پر تھا گر شیلی کی صورت دیکھتے ہی حضرت نے کہا دیکھ کیا شعر ہے

فوجہ کلہ قمر

وسائرجیمہ اسد

شیلی ہنس کے کہنے لگا حضور شکر کا سجدہ کیجیے اللہ نے حضور کو عجائب المخلوقات میں نزرا طیب عنایت کیا۔

یہ آزادی بھی عجائب المخلوقات میں سے ایک ہے ؎

فوجہ کلہ قمر

وسائرجیمہ اسد

اسی جلوہ جیلی کی آزادی بوڑھاپی میں آ کر جب گلی جگر خدا جانتا ہے بڑھاپے کے حق میں قہر ہے جوان اسکا جاند سا مکھڑا دیکھ کے لٹو ہو جاتے ہیں اور ادھر جلوت کی چاندنی گئی اندھیرا گھر آیا اور سادھو خانہ قفس بچوں کی چہرے نے پھر گس نکالا۔ ہم نے انگلستان کے

بوالہوسوں کی حالت کی ہو چکی ہو دنیا وہی اس قسم کی آزادی پر مٹ جاتے تھے۔ اسی طرح یہی عقلت کو چھینک سمجھ کر آزادی پر ہو گئے ہیں سائنٹ کے فرزند ہمنشیں ہو جاتے ہیں اپنی بیکسی پر آہ کرتے ہیں۔ باقی آئندہ

ستم آرا بیگم

دنیائے زندگی میں یہ بچے ہیں ہر طرف گم ہو رہے ہیں اجل کے غاطرے

بے صورت کے فروغ جانشیں سے شخص کی روح فنا ہوتی رہتی تھی۔ کیونکہ کی نگاہ لعنت قدر آگے شامل ہو کے بیچارہ ارکز زندگی سے ہاتھ دھونے پر مجبور کرتی تھی۔ نیز اسے ؎

اے مرگ ہزار خانہ ویراں کردی

از بود وجود غارت جاں کردی

ہر گوہر قیمتی کہ آمد بجہاں

بردی و در زیر خاک پنہاں کردی

حکیم صاحب ہر چند کہ حفاظت جان کے ٹھیکیدار تھے لیکن بی صاحبہ کے بیچارے کے آگے انکی کچھ پیش نہ جاتی تھی۔ ایک نہ ایک دن خدا کے لطف و کرم کو بھی موت کی توجہ فرمائی پہ مجبور ہو کر قرار بیا پڑتا تھا۔ لاکھ لاکھ کہ بیرون ملک میں لائی گئیں مگر ان کا نتیجہ حصول سوراج کی طرح ہمیشہ ناکامی کے سوا کچھ نہ نکلا اور مجبوراً یہی کہنا پڑا کہ ؎

قضا پہ بھی تقیبہ چلا ہے کسی کا

اگلے زمانہ میں روح اللہ یعنی حضرت مسیح کا معجزہ ضرور دکھایا کرتے تھے کہ مردے کو اپنی ٹھوکر سے زندہ کر دیتے تھے۔ انکے بعد ایک ٹھوکر کی نسل اس برکت سے محروم ہو گئی لیکن وہ بیتاب تھی کہ چھوٹی علی آسمانی باپ کا حیات بخش ورثہ انکے کیوں نہیں ملا لہٰذا اسکے حصول کے لیے وہ قدرت سے جنگ کرنے لگی۔ اور اسکے کماحقہ افضلیت نہیں اگر وہ کم باپ کی جہسری کا مدعی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کے لئے سائنس کے آلات کو نیا قالب بنانے کے عوض ہر طرح اپنے کی ہمہ سرگرمی کے ساتھ کوششیں شروع کر دیں اور مصریوں کی محنتوں کے بعد وہ بھی اب بفضلہ قریباً ذیل میں تم باذن اللہ کی صورت کے بنانے پر قادر ہو گئی۔ چنانچہ حال میں امریکا کے ایک ہسپتال میں کسی ڈاکٹر نے ایک بڑے مینڈک کے جسم سے کئی اعضا کاٹ کے علیحدہ کر دیئے اور جب دیگر ڈاکٹروں نے تسلیم کر لیا کہ مینڈک مر گیا تو اس ڈاکٹر نے جس نے مینڈک کے اعضا قطع کر دیئے تھے مینڈک کے مردہ جسم میں برقی رو کو داخل کیا نتیجہ یہ ہوا کہ مینڈک میں جان آ گئی اور وہ تو پنے لگا۔ اسی طرح جرمنی کے ایک سیلاوم ڈاکٹر نے بندر کے گلے پر چھری پھیر کے اسے مار ڈالا اور نصف گھنٹہ کے بعد ایک دوا پچکاری کے ذریعہ اسکے اعصاب میں داخل کی۔ چند ہی منٹ گزرے تھے بندر کامل حرکت کرنے لگا۔ خون گرم ہو اور اسکی نبضیں چلنے لگیں اور چند روز کے بعد چلنے لگا۔ واقعات مندرجہ کے اندر لندن کے حیوان خانہ میں بھی امسال اوائل میں ایک ڈاکٹر نے قید حیات سے آزاد کر کے اسکی روح کو پھر قفس عنصری میں مقید کر دیا۔ شاباش رے۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

لکھتے ہیں کہ اب برقی آئیڈیش سے کوئی ایسی دوا تیار کی جا رہی ہے کہ جسکا استعمال سے موت کو رخصت آ جائے گی اور عنقریب جانشینان جن اعلان کر دینگے کہ

مردان مرو رفت طلبی و مسیار ساز کنند

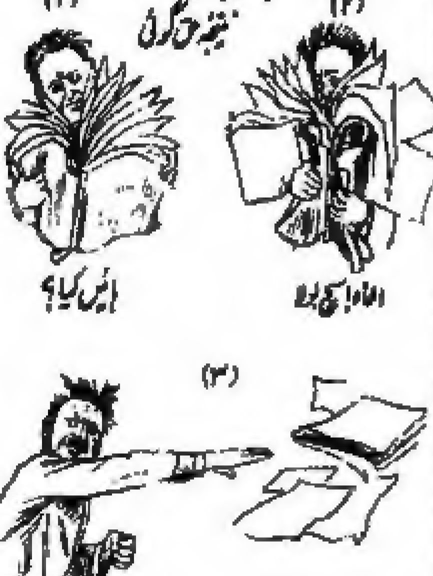
اس قسم کے معجزات و مکاشفات کا اظہار کرتے رہتے ہیں اگر آئندہ کوئی انھیں ناقلت بتائے تو یہ اسکی سمجھ کا قصور ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں بیٹے کی اولاد باپ یعنی خدا سے برابری کرنے لگے گی۔

مستقبل بعید میں اسی طرح مرنے کے بعد بھی بہت جلد عمل میں لانا چاہئے آج سلیج کر ترقی کمال زندگی کے لئے عمل میں لائی جا رہی ہے۔

بہرحال عمل و رد عمل کا یہ انقلاب انگیز سلسلہ تو دنیا تک یہ متحد جاری رہے گا اور آپ دنلیں کسی کو مرتے ہوئے دیکھ کے یوں متعجب ہونگی جیسے کہ فی الحال ہم سب کسی مردہ کے زندہ ہو جانے کی خبر سے متعجب ہوتے ہیں۔

راقم شیر سنگھ شمیم از گوری ضلع فرخ آباد

پائیریا کی صاحب بقلم



لے تو یہ سزا ہے ... جو

دی آل انڈیا مغلس النفراء کانفرنس

منعقدہ عالم خیال

یاران عزیز! ادھر جانب بہت زمانے سے ایک عجیب و غریب کانفرنس جمع کرنے کی ادھیڑ بن میں مبتلا تھے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہو کر آخر عالم رویا میں اسکا انعقاد ہو گیا۔ چیت منگنی پٹ بیاہ۔ کانفرنس کی کارروائی حوالہ قلم قرطاس رقم ہے۔ صاحبان ذہن مستقیم و طبع سلیم کو انکے دل میں پہنچنے کی ضرورت نہیں کیا معنی کہ کانفرنس میں انکا ایک فرد بلایا گیا اور شریک ہوا کوئی شخص شریک ہونا چاہتا تو خلیفہ جی کے ساتھ پاۓ باہر کیا جاتا اور وہی گت بنتی جو شیخ صاحب کی عقل و دماغ کی ہے۔ سی آئی ڈی کے تڑ کے کی نیم بہرہ ہیں۔ تا صبح کی چھٹکی میں۔ مردہ جانور کی بھجکے کیہ دوں میں قسمی کی دودھ ہیں۔ ناریل کی بندر کے ہاتھ میں۔ ناک والوں کی نکٹوں میں۔ کریب کی آ گیا کی کانوں میں۔ دوا تا الحقیر فی المقصود تیرہ و خاشع میں مشغول گئی کیا دیکھتا ہوں کہ دس میل لمبا اور جو میل چوڑا ہال ہے اور اتنے آدمی وہاں بیٹھے ہیں کہ تل رکھنے کی جگہ نہیں بس یوں سمجھے کہ سانس باہر نکل نہیں سکتی سینے کے اندر ہی اندر گھل جاتی ہے صدر میں ایک بہت کالی سا بنا ہا ہے۔ بیچ میں لائبریری کی مسند بچھائی ہے۔ مسند پر ایک دس سی ...

مسیح کو صرف مردوں کو جلانے سے تو کوئی سبقت کی نسل اب مرنے کے جھنجھٹوں کو زائل رفع کر کے زندہ کرنے کی قابلیت کے متعلق اس شعر کا مطلب فوائی صادق کر دکھائے گی کہ ۔

درد سر کے واسطے صندل لگانا ہے مفید
اسکا گھسنا اور لگانا درد سر یہ بھی تو ہے

یقین ہے کہ آئندہ ہر لوگ جینے سے تنگ آ جائیں گے ان کے لئے ڈاکٹروں کو کوئی نسخہ قاطع زندگی تجویز کرنا پڑے گا۔ کیونکہ موت آزادی خود آنے سے رہی اور بے موت مرنا ایک انہونی بات ہے ایسے

[redacted]

خدا بھلا کرے نہایت مزے دار صورت حال تھی بیٹھا ہوا ہر دو طرف اسی طرح [illegible] ہے جیسے اس کانفرنس کے تمام شرکاء اصلی کیڑوں کی اولاد ہیں۔ اسی اثنا میں کسی نے گل مچایا کہ جلسے کی کارروائی شروع کی جائے بس اتنا سنتے ہی صدر نشین صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے۔

"حاضرین جلسہ میں اپنی ذات کو صدارت کی عزت کے لیے پیش کروں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ خود مجھے اپنی علمی صلاحیت صدارت میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بھی کی طرف سے ایک شور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

کی کچھ نہیں کی ٹانگ [illegible] [illegible] ان کے بعد انجمن [illegible] [illegible] نے اپنی رپورٹ شروع کی۔

"حضرات یہ انجمن اگرچہ نوعمر ہے مگر تھوڑی ہی مدت میں اس نے جو کارہائے نمایاں کیے وہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

پچاس روپے نقد انعام

اور عاشق مزاجوں کو تحفہ

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نمبر دی آل انڈیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

سمن [illegible] انفصال مقدمہ

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]



ایک خیالی خلوت خانہ

سر سائمن:- اس گندے پانی سے منہ دھونا بہت مشکل ہے۔ ناک سڑ گئی۔ چھی! اے چھی! اے چھی!

ونٹرٹن:- ابھی گھبرا تے ہیں۔ اس میں تھوڑا سا پرمینگنیٹ آف پوٹاش۔ کاربولک ایسڈ ملا دیجئے۔ بس یہی کام ہو جائے گا۔

کو زبان سے تعلق رکھتا ہے کہ ایسا نہ مغل کی ہر زبان کے قائل ہو جائیں۔

فرسعدی جیوں سکٹر بیرگاں
بازو نظر بیر و ہیچیے۔ سدا بیان
باغ جاڑا جیلہ کچھ ہے سادہ ریں
عبدالہادی آنکھوں کچھ یوں سعدیں

ہم صورتوں کا موں سے کم غرض پسند نہیں کرتے علاوہ کمال ان میں لطافت علم کا حصہ بہت زیادہ ہے حاضر ہیں تا اگلیں ان اسما گرامی کی ترتیب آپ است صورتوں پر آ جو توجہ کیں اب ان میں کا ہر ایک کم از کم علامہ ہے۔

علامہ قیم الملک والدین صورت کش فطرت سیزار جذبات۔ سالار سخن منصور حسن علامہ ابو البیان بانگروی۔ امام الشعراء محی الدین علامہ جادو روح جذبات۔ اکمل الشعراء علامہ سعد الدین جگرگو ابو الفضل علامہ اسد السعید خان خلاق جذبات گوہری۔ علامہ ابو النجیب حبیب اللہ الساسی کلید جذبات۔ بحر سخن علامہ مظفر حسین الفاروقی اکبر آبادی۔ ملا المعانی محقق سخن ابو المسعود البجنگی الذکی سے

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

زمانہ کرتی کچھ جو ہماری نیت تخلص بھی خوش ہیچ۔ خاسی۔ ولو فرقاطی۔ پاسی۔ باسی۔ فرانہ بلا گراز۔ اور ان کے ساتھ ان کی نسبت یوں لگا دیجیے خراسی بنگوری۔ لاف کی گلی پاسی لنگالی۔ باسی بنشاوری ہیں نہیں آپ چاہیے استاد یا خانوادہ کا دم بھی اس طور ساختہ ہیت کا جزو لازم ہے سیا کم سخن کے تاجا ہیں اور مری زبان اور ان کے علاوہ باہم پر جو سبقت حاصل کرنے کے بعد اہل زبان کی تقلید کی حاجت انھیں ہرگز نہیں زبان غیر پر صدا کو ہم نیز اہل زبان کی معاشرت کی تاکی ہے گو وہ ایسا کر خدمتہ فارسی زبان کی ہمارا وہ ال جیس عکس دہ بکھیں کیتے ہیں مثلاً آتش رنج خیز انگیز دسعداً شخ درجہ فیوہ اور کلمات کے [illegible]

شعرا اہل لکھنؤ کا حق انھیں جنمل تر کو وسی ہی بلکہ جو [illegible] ہیں۔ ابھی تک اس قسم کی ضمانت موجود ہے۔

دیکھو ریختہ خوش روانی ہے کا برش
افرات نادرہیں کا یوں طبیعت کی برس

الحاصل ایسی معرفت و ریاست اس وقت ہزاروں نہیں دکھوں علامہ انجمن ہند کے زیر سایہ آسمان شعر و شاعری پر مثل نیر نیم روز چمک رہے ہیں۔ باقی آئندہ واللہ

نیاز سخن

تنظیم الحیات

مولانا نیازی آن ہیں لاف کا منظوم اردو ترجمہ بغرض تنقید ما نہ ادرین وقت موصول ہوا۔

جن حضرات کو شعرائے گذشتہ سے خواہ مخواہ عداوت ہو وہ آپ کو محسن کش انھیں اپنی دشمنی کی آگ میں راست ملتا مبارک۔ ہم سے کچھ نہیں اور بہرحال ہے تو نہیں۔ مگر اکثر عقلا کا یہ خیال صحت سے خالی نہ تھا کہ زیادہ تر بیاں کے شعرا غزل گوئی پر وقت عزیز صرف کرتے ہیں زندگی تمام غزل گوئی اور عشق پر بسر نہیں ہو سکتی۔ اگلے شعرا نے اصلاح اخلاق پر بھی توجہ صرف کی تھی۔ اور مذہب کی اشاعت میں بھی شاعری سے کام لیا تھا۔ پس انھیں اپنے بچوں کے درستی اطوار معاشرت کا فرض بھی ادا کرنا چاہیے۔ بات معقول ہے مگر یہ کوئی آسان کام نہیں سچ ہے کہ یہاں شاعروں کا وہ انبوہ ہوا ہے کہ گلی گلی شاعر نظر آتے ہیں لیکن سب کا اثر سے بول چال کی لطافت کے علاوہ علوم کی دولت سے بالکل کورے ہیں۔ اسی کی تعریف ۱۹۳۵ء میں اودھ پنچ لکھنؤ کی دیوار کے عنوان سے دل کھول کے کر چکا ہوں تعلیم کوئی آسان چیز نہیں ان غریبوں کو اپنی جہالت سے چھٹکارا کا طریقہ معلوم نہیں ہے جانی پوجھی بات پر عمل دیتے ہیں اور دوسروں کو معلوم ہے وہ اپنی [illegible]

جہالت کی تجارت سے فائدہ اٹھا کر ہیں دہی حشر ہے جو ہمارے شاعروں کی بیکاریوں نے نیچی پائی۔

شکر ہے کہ یہاں کے زیر علم طرز حاصل اس طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ قائم ہو گیا تو امید ہے کہ ان انصاف سے اپنے اعتراض سے دستبردار ہو جائیں گے۔

فی الواقع ہمارے شہر کے مشہور سخن سنج مولانا ممتاز علی صاحب عقیل نے تنظیم الحیات کی تالیف و اشاعت سے اس دیرینہ اعتراض کی رعایت کر دی ہے۔ مثنوی کے طرز پر یہ ایک نہایت عمدہ نظم اس قابل ہے کہ طلباء کے نصاب درس میں رکھی جائے ورقابل سیاست پیران نابالغ بھی فرصت کے اوقات میں محاسن اخلاق کا درس اس کے مطالعہ سے لیں زبان اور نظم کی متانت کا ذکر بیکار ہے مولانا کوئی گمنام یا نو مشق نہیں ہیں انھوں نے ہر ایک صنف شاعری میں اپنے کمال کا ثبوت استادوں سے لیا ہے۔ صرف قصیدہ۔ غزل مثنوی رباعی ادب فارسی ہی نہیں۔ قومی اصلاح کے موضوع پر بھی انھوں نے جب قلم اٹھایا تو دوسروں سے ممتاز نظر آئے۔ اگر سر رشتہ تعلیم کے متصدیان توجہ کریں تو یقیناً یہ کتاب ضرور مقبول ہو گی تقطیع ۲۲×۱۸ ہے خط جلی حروف میں عمدہ سفید کاغذ پر چھپی ہے کہ کم سواد آسانی کے ساتھ پڑھ سکے ۳۰۰ صفحے ہیں اور روپیہ قیمت ہے۔ ادبی پریس امین آباد لکھنؤ یا خود جناب مصنف سے [illegible] مل سکتی ہے۔

مولانا فیچ کی نوٹ بک

صبر و شکر

ایک میاں تھے بد صورت اور ان کی بیوی تھیں جمال پر انصبین کے چندے ماہتاب چندے آفتاب۔ اتفاق سے ایک روز دونوں ساتھ ہی کے ازلی جنگو بیٹھے آئینہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو [illegible]

اور ہیرا کا جوڑ نہیں کوئی جوڑ ہے۔ بی بی نے ایک ہاتھ
جاسے منھ میں ٹھونس لیے دیکھا تو غصہ کی سامنے آگئیں
بولیں: خیر اور کچھ نہیں تو خدا کا ساتھ ہی سمجھ بخش
کے لیے یہی بہت ہے۔ میاں نے تعجب ہو کر پوچھا۔
کیا کہا؟

بی بی: کچھ نہیں کلام پاک میں ہے خدا صبر کرنے والوں
کے ساتھ ہے خدا شکر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

میاں: تو پھر؟

بی بی: پھر یہ کہ میری تو سمجھ میں یہ آیا کہ تم شکر کرو اور
تمہاری بدولت میں صبر کرتی ہوں۔ سچ ہے خدا تمہیں
دونوں کو استقامت نصیب کرے۔

۱۰۔ اپریل کی اشاعت میں محترم ساغر [illegible]
[illegible] لڑکے وقت کی تحسین پر جنگ کا رنامہ [illegible]
فراغت سے ہم اتفاق نہیں کر سکتے جو عمل سے
یہ بحث کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ [illegible]
اکبر کے ساتھ آخر شعرا میں چل گئی اور [illegible]
[illegible] اور وہ بیچ کے ساتھ تو کبھی بے منافی کا
الزام کرتے ہی ہے۔

بھائی اکبر تم ہو آئینہ تمہیں دوسری [illegible]
ہے تو شکل کی گر ظرافت میں حسن و قبح کی صورت
پیدا ہونی ممکن ہے اور وہ بیچ اپنی ظرافت اور اپنے
بے مثل وبے نظیر اسم نگار اکبر کی ظرافت پہچانا کر
ہے۔ کمال کی قدر یہی ہے کہ دوسرے کا کمال حسن
عورت کی نگاہ سے دیکھیں یہ محل فکر ہے۔ خالی یہی
نہیں بلکہ مسٹر من لڑکا کے مقابل [illegible]
جنگل عبادت حاصل [illegible] یا دو جانی کے
حکم آثار یا اندر اخلاقی پاکیزگی [illegible] سیاست
یا اصلاح معاشرت کے اعتبار سے وجود نظر رکھتی
ہے محل شکر ہے بڑے بڑے پول پر کھلے اور مکابرہ سے
کام لیتے وقت کی ایسی تیسی ہم خدا کے [illegible]
انعام کا یہ جب ۱۱ اپریل کے مختصر الفاظ میں
اظہار کرتے ہیں کبھی فرصت ہو تو دوسرے کی صحت
[illegible] پر غور کرو۔ [illegible] پہلے تمام [illegible]
[illegible] کی گئی [illegible] کوئی دوسرا پہلو [illegible]
میں لے [illegible] کے ساتھ [illegible] ان کی خدمت کی ہے

اور مطالعوں کے سب باتوں کے [illegible]
[illegible] تعصب کو اس نے [illegible]
جس نے بیجا تحسین کے نتائج کا اعلان کیا ہے۔
جس نے نہ یہی مطالبہ کا شائبہ اپنی تحریروں میں
آنے دیا ہو جس نے ظرافت کے ماسے قدم باہر
نہ نکالا ہو اور جو [illegible] شیخ [illegible] عبد الحسن [illegible] کی
آمیزش ظرافت میں نہ کی ہو۔ نہ آن کی غلطیوں
سے اپنی عبارت کو بچایا ہو۔ نہ [illegible] کیا ہو۔
اس سے بڑی قسم حسن و قبح ہو بہت سے مستثنیات [illegible]
پیدا کر سکتے ہو۔

اور یا دوں کی خاطر ہو لوگ اور وہ بیچ [illegible]
کے دستبرداری [illegible] مدح نہیں کرتے [illegible]
یہی اُن کی تو حاشی ذاتی پر صبر کرو۔

جبل اور تعصب یا تغافل اور بدمذاقی ہے قابل صبر
یا نہیں؟ حال کے شخصوں کی انشا پردازی دیکھی
بھالی پڑی ہے۔ [illegible] ماخوذ ہے اور اک [illegible]
بھی قابل ادراک ہے مگر کس قدر حیرت [illegible]
بھی صحیح ہے اور ذوق کس قدر صرف [illegible]
ٹھیک۔

میم صاحب کی گائے

"بھیجو ولی ہے اور مرد یکھیے"

ایک تھیں میم صاحب انھوں نے گائے پالی
امیروں گھر کا سا ان اور بھیجو کا انتظام کیا گوشت
[illegible] ہوتی گئی۔ [illegible] بچوں کی سانی
بیچاری کے پیٹ میں کب پہنچتی تھی آ سکے دام
ایک صاحب چیٹ کر جاتے تھے۔ آخر ایک روز
میم صاحب نے جھلا کے کہا سول امیر کیا بات؟
گائے بہت دبلی ہوتی معلوم ہوتا ہے۔

امیر بولا: حضور آپ تو اس بچل کی رات دیکھی
ہیں جو [illegible] ہے۔ بیٹ دیکھے [illegible] سے [illegible]

لیڈی برطانیہ نے بھی گائے پالی اور سے پاسا
انتظام [illegible] امیروں کے سپرد کیا جنھوں نے وہ وہ
[illegible] اور جو [illegible] کے دام بھی [illegible]
لیڈی صاحب کی [illegible] سے [illegible]

[illegible]
کبھی ادا [illegible] صاحب [illegible]
جھوٹ بولی سے [illegible] دیکھی [illegible]
کا تذکرہ [illegible] اس [illegible]
[illegible] کی بدولت [illegible] مگر ایک [illegible]
اسطرت کا ذکر ہے کہ [illegible] کسی مورت
میں شریک ہوئے پیٹ بھر [illegible] تو بھی [illegible]
کہ جو لوگ کہتے ہیں برطانیہ کی [illegible]
کروڑ [illegible] پیدا ہوتے ہیں ہندوستان کی آمدنی
ہماری [illegible] کی بدولت لگی ہے [illegible]
پیٹ بھرے ...... سے [illegible]
[illegible] کے ایک نمبر [illegible] کہتے ہیں کہ
ایکی انتہا شیطنت کی باہر سے آیا اور [illegible]
اس [illegible] دوسرے سال [illegible]
ہندوستان کو ہندوستانیوں ہی کے مال سے
دو [illegible] پہلے سال قرض لیجیے ایک تو
دوسرے سال دو۔ دو کا صد [illegible] ایک کے
دونا ضرور ہے گر حقیقت [illegible] نقصان کے [illegible]
میں رکھنا چاہیے۔ کیا سمجھی کر سے

دل گیا ہاتھ سے لوگوں نے کہا دل آیا

پھر [illegible] اور ستے کا [illegible] قابل لحاظ ہے
ایک [illegible] دوسرے کو کس [illegible] کی قیمت
[illegible] یا امیروں کا [illegible] ہیں۔
ہندوستانیوں کی [illegible] آمدنی [illegible]
[illegible] ہے اور اہل انگلستان کی آمدنی کس
[illegible] ہندوستانی [illegible]
[illegible] اور انگریزی [illegible]
[illegible] ۔ دو [illegible]
ہیں۔ اگر لیڈی صاحب نے [illegible]
کے [illegible] کی عینک اپنے [illegible]
ہوا [illegible] ہے گا۔ نتیجہ یہ کہ ...... [illegible]

التماس [illegible] ۔ [illegible]
کہ [illegible] کا [illegible]
کیا [illegible]
[illegible]

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

طلائے ...

[illegible]

قیمت فی بکس

۴۰ خوراک (...)

... عنبری دو آتشہ خاص الخاص

[illegible]

فی بوتل پانچ روپیہ (...)

تین بوتل کے خریدار کو ایک بوتل ... مفت

طلائے مسیحی

[illegible]

قیمت فی شیشی

آٹھ روپیہ (...)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک ...

محصول ڈاک پانچ روپیہ (...)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ ... سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے ... دواخانہ معدن الادویہ ...

فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

المشتہر

حکیم سید ...

بڑی مہک تیل

[illegible]

مختار احمد ...

[illegible]

... کمپنی ... کی تیار کردہ ادویہ

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

[illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ ...

[illegible]

مجلدات ...

[illegible]

المشتہر ...

سچا ہمدم و دلی دوست

[illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس لے سچ مچ بھڑا مین گرہ لگا ئی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے

جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا یا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صد ہا راگ کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُن سے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سرگلے سے ادا کرنے پر قادر نہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت آسانی سے اسکتا ہے اس کتاب مین لکھ دیے گئے ہیں اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو یا ستار گت سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازنہ بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا میں لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ حصہ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان لیٹی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔